سوال

(313) عورت کو کب مطلقہ سمجھا جائے گا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رئیس عام ادارات بحوث علمیہ وافتاء سے سوال پوچھا گیا کہ عورت مطلقہ کب شمار ہوگی؟ او طلاق کے جواز میں کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے اس سوال کا یہ جواب دیا کہ عورت کو اس وقت مطلقہ سمجھا جائے گا جب اس کا شوہر مکلف و مختار ہو اور وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور طلاق کے وقوع سے جنون یا نشہ وغیرہ کا کوئی امر مانع بھی نہ ہو، نیز عورت طاہر ہو کہ اس طہر میں شوہر نے اس سے مجامعت بھی نہ کی ہو یا وہ حاملہ ہو اور اگر شوہر مجنون ہو یا اسے مجبور کیا گیا ہو یا وہ نشہ کی حالت میں ہو یا وہ اس قدر شدید غصے کی حالت میں ہو کر طلاق کے نقصان کو سمجھنے سے عاجز ہو، واضح اسباب بھی اس بات کی تائید کرتے ہوں کہ اس نے شدید غصے کی حالت میں طلاق دی ہے، مطلقہ بھی اس ات کی تصدیق کرے یا معتبر گواہی سے اس کی تصدیق ہو تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((رفع القلم عن ثلاثة: عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم وعن المجنون حتی یعقل)) (سنن أبی داود)

''تین شخص مرفوع القلم ہیں 1۔ سویا ہوا حتی کہ بیدار ہو جائے۔ 2۔ اور بچہ حتی کہ بالغ ہو جائے۔ 3۔ اور مجنون حتی کہ سمجھنے لگے۔''

اورارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعدِ إيمـٰنِهِ إِلّا مَن أُكرِهَ وَقَلبُهُ مُطمَئِنٌّ بِالإيمـٰنِ ... ١٠٦ ... سورة النحل

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے، وہ نہیں جو (کفر پر زبردستی) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔''

جب اس شخص کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا، جسے کفر پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو تو اس شخص کی طلاق تو بالاولی واقع نہ ہوگی جس نے محض جبر (زبردستی) کی وجہ سے طلاق دی ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لا طلاق ولا عتاق فی إغلاق)) (سنن أبی داود)

''جبر کی طلاق اور آزدای نہیں ہے۔''

اہل علم کی ایک جماعت نے، جس میں امام احمدؒ بھی ہیں، اس حدیث میں وارد لفظ 'اغلاق' کے معنی جبر اور شدید غصے کے کئے ہیں، خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ اور اہل علم کی ایک جماعت نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ نشہ میں بمتلا اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی کہ نشہ نے جس کی عقل کو ماؤف کر دیا ہو، اگرچہ نشہ کی وجہ گناہ گار ہوگا۔

طلاق کے جواز میں جو حکمت تو بے حد واضح ہے کہ کبھی بیوی شوہر کے مناسب نہیں ہوتی اور کبھی شوہر بہت سے اسباب مثلاً ضعف عقل، ضعف دین یا بے ادبی کی وجہ سے بیوی سے نفرت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کشادگی کا طریقہ یہ رکھا ہے کہ اسے طلاق دے کر اپنی عصمت (زوجیت) سے خارج کر دے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ... ١٣٠ ... سورة النساء

''اور اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہوسکے اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنے فضل سے ایک دوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 294

محدث فتویٰ